لاعلمی میں احتلام کے بعد قصداً روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12106

تاریخ اجراء: 14 رمضان المبارک 1443ھ/16 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو یہ معلوم نہیں تھا کہ احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لہذا اس نے روزے میں احتلام ہونے کے بعد کھا پی لیا۔ اب اسے اس مسئلہ کا علم ہوا کہ احتلام سے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں زید پر روزے کا کفارہ بھی لازم ہو گا یا فقط اس روزے کی قضا ہی لازم ہو گی؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید پر اس روزے کی فقط قضا ہی لازم ہو گی۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”و اذا احتلم فظن ان ذلک فطرہ فاکل بعد ذلک متعمداً لا کفارۃ علیہ ھکذا فی المحیط“ یعنی روزے دار کو احتلام ہوا اس نے یہ گمان کیا کہ اس کا وہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر اس کے بعد اس نے قصداً کھایا تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم نہیں، اسی طرح محیط میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، ج 01، ص 206، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا **احتلام ہوا** یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں **یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھا لیا تو صرف قضا فرض ہے۔**“ (بہارِ شریعت، ج 01، ص 989، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

یہاں تک پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ دار الاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں، لہذا صورتِ مسئولہ میں زید نے احتلام ہونے کے بعد مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر جو قصداً کھا پی کر روزہ توڑا ہے، اس گناہ سے توبہ کرنا زید پر شرعاً لازم ہے۔

نیز یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر حسبِ حال علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے جس میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، لہذا جس پر روزے فرض ہیں اس پر روزے کے ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہیں ورنہ بلا عذرِ شرعی ضروری مسائل سیکھنے میں کوتاہی کرنے کے سبب وہ گنہگار ہو گا۔

چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ''**سب میں پہلا فرض آدمی پر (بنیادی عقائد) کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں**، پھر علم مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، **پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم**، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوٰۃ، صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائل بیع و شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر و مستاجر پر مسائل اجارہ، وعلیٰ ھذا القیاس **ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔**'' (فتاوی رضویہ، ج23، ص624، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

نوٹ: روزے سے متعلق ضروری احکام جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **''فیضانِ رمضان، صفحہ 71 تا 158''** سے **''احکامِ روزہ''** کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ اس کتاب کو دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net